جلد ۴۸/۱۳ | ۱۵ ہجرت ۱۳۳۸ ہش ۱۵ مئی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۱۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"آج صبح عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرے بہتر ہے"

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۴ مئی۔ کل مورخہ ۵۹/۵/۱۳ صبح پونے دس بجے تک کی رپورٹ احباب کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔ کل تمام دن حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ اور بعد دوپہر بے چینی بھی کافی رہی۔ اصل بیماری میں کچھ خفیف سا فرق اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتری کی طرف رہا۔ رات حضور کو نیند اچھی آگئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آج صبح عام طبیعت کل صبح کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرے بہتر ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں ÷

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد بوقت ساڑھے نو بجے صبح ۱۴ مئی ۱۹۵۹ء

محترم خواجہ عبدالغفار صاحب جراح وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۱۴ مئی۔ امرتسر کے محترم جناب خواجہ عبدالغفار صاحب جراح کل مورخہ ۱۳ مئی ۵۹ء بروز بدھ لاہور میں ۶۹ سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ خود بھی صحابی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت حاجی خواجہ غلام رسول صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے نہایت درجہ اخلاص رکھنے والے بزرگ تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے آپ کو والہانہ محبت تھی۔ طبیعت میں خشوع وخضوع بہت تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جب بھی ذکر کرتے تو بے اختیار رو پڑتے آپ کا جنازہ گذشتہ رات لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ آج مورخہ ۱۴ مئی کی صبح کو نماز فجر کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد میں آپ کی نعش کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات کو بلند کرے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو آمین

پرائمری اور مڈل کا نیا نصاب

لاہور ۱۴ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سررشتہ تعلیم مغربی پاکستان سارے صوبے کے ہر ایک علاقے میں پرائمری اور مڈل کلاسوں کے لئے لڑکوں اور لڑکیوں کے واسطے نیا نصاب تیار کر رہا ہے۔ یہ نصاب اس مہینے میں تیار ہو جائے گا۔

اس سلسلہ میں ماہرین تعلیم اور عام لوگوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس بارے میں اپنے خیالات ۲۰ مئی تک افسر مطبوعات سررشتہ تعلیم مغربی پاکستان لاہور کو لکھ کر بھیجیں ÷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت وسلامتی اور درازئ عمر کے لئے لنڈن میں خصوصی دعائیں اور صدقات

لنڈن ۱۲ مئی (بذریعہ تار) مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی علالت کے متعلق اطلاع موصول ہوتے ہی جماعت احمدیہ انگلستان کے احباب فوری طور پر مسجد فضل میں جمع ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے حضور درد و سوز کے ساتھ اجتماعی دعا کی گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے جملہ عوارض کو دور فرما کر کامل صحت عطا فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ حضور کا سایہ جماعت کے سر پر قائم رکھے اور جماعت کو حضور کی قیادت میں خدمت اسلام کی پہلے سے بڑھ چڑھ کر توفیق عطا فرمائے۔ فوری طور پر ایک کثیر رقم بھی جمع کی گئی۔ اور صدقہ دیا گیا۔ مسجد فضل لنڈن میں خصوصی دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے ÷

کوئٹہ میں خصوصی دعائیں اور صدقات

کوئٹہ ۱۲ مئی (بذریعہ تار) مکرم حاجی فیض الحق خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی خبر احباب جماعت کے لئے سخت تشویش کا باعث ہوئی۔ اس روز سے ہی احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت یابی کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر خصوصی دعاؤں میں مصروف ہیں گزشتہ اتوار کو ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ مزید دو بکرے صدقہ کئے جا رہے ہیں۔ دعاؤں اور مزید صدقات کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل نازل فرمائے اور حضور کو جلد صحت یاب فرما کر صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

سال میں گندم کی دوسری فصل

کراچی ۱۴ مئی۔ راولپنڈی کے زراعتی فارم میں آج کل سال میں گندم کی دو فصلیں اگانے کا جو تجربہ ہو رہا ہے۔ وہ کامیاب رہا۔ تو سارے پاکستان میں گندم کی دو فصلیں تیار ہونے لگیں گی۔ اس فارم میں گندم کی بوائی اس سال مارچ کے آغاز میں ہوئی تھی۔ اور اب اس کا شگوفہ پھوٹ پڑا ہے۔ اگر یہ تجربہ کامیاب ہوا تو مغربی پاکستان کے دوسرے بارانی علاقوں میں بھی گندم کی دوسری بوائی گرمیوں میں کی جایا کرے گی ÷

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی اے۔ ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۵۹ء

قشر اور مغز

صوفی نذیر احمد صاحب اپنے مضمون "ظلی یا غیر تشریعی نبوت کی حقیقت" میں فرماتے ہیں کہ،

"مصیبت یہ رہی ہے کہ جو کچے پکے لوگ... ان مقامات سے کسی نہ کسی طرح کی مناسبت پیدا کر لیتے ہیں۔ اور پھر ان کشفیات والہامات کی مجموعی قدر و قیمت کا کوئی صحیح اندازہ ان کے سامنے نہیں ہوتا۔ تو وہ ان کشفیات والہامات کو مستقل حقائق دین قرار دے کر دوسروں کو بھی ان کی تصدیق کی دعوت دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح تقویت دین رسالت کا ذریعہ بننے کے بجائے تفرقہ و انتشار امت کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ اور خود بھی ایک صریح تضاد کا مجسمہ بنکر اپنے لئے بھی اچھی خاصی مصیبت بن جاتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا تضاد ہے کہ ایک شخص غیر تشریعی نبوت کہہ کر ایک طرف تو یہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ دین اصولاً و فروعاً اس سے پہلے متعین ہو چکا ہے۔ دوسری طرف اسے یہ بھی تسلیم ہے کہ اسی دین کامل کا ابلاغ اس کے لئے بھی حجت ہے اور واجب العمل اور مدار نجات ہے۔ اور دوسرے کے لئے مدار نجات و واجب العمل ہے۔ تیسری طرف وہ اپنے متعلق بھی یہ اصرار شروع کر دیتا ہے۔ کہ میرے دعاوی کو تسلیم کرو۔ اور ان کی تصدیق کرو۔ اگر ایسی تصدیق واجب ہے تو پھر یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ اب دین کو صرف اسی شخص کی سیرت کے آئینہ میں دیکھنا فرض مطلق ہے۔ اور جب پچھلے اسوۂ کاملہ کے درمیان اور اس شخص کی سیرت و عمل کے درمیان کہیں تخالف نظر آئے۔ تو اصل صورت کار یہ ہوگی کہ پچھلے سلسلے کی تاویل کر کے اسے اس جدید دعوے سے ہم آہنگ کرنا ہوگا۔ اور اگر یہ جائز نہیں اور صرف اصلی پرانا اسوۂ کاملہ ہی مرجع، موضع علیہ دونوں کے لئے محور و حجت ہے۔ تو پھر نئے دعوے کی تصدیق کو مدار نجات قرار دینا یکسر باطل و لایعنی سلسلہ ہے۔ جو لقین کی سلوٹی ما ہیں بنند کر دیتا ہے۔ اور تاویل کی وادی اضطراب کی طرف ایک سوا ایک راہ کھول دیتا ہے"

(صدق جدید لکھنؤ یکم مئی ۱۹۵۹ء)

یہ غلط مفروضہ اور اس سے غلط نتیجہ نکالنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ صوفی صاحب نے قرآن و حدیث کا مطالعہ اہل تصوف کے کلمات سے علیحدہ ہو کر کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ اور اس بات پر بھی غور نہیں فرمایا کہ تجدید و احیاء دین کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو پروگرام بنایا ہے۔ اس پر آپ کے خیالی استدلال کا کیا اثر پڑتا ہے

اصل بات یہ ہے کہ صوفی صاحب طریقت اور شریعت کی جو تقسیم کر دی گئی ہے۔ اس کی الجھنوں میں پھنس گئے ہیں۔ اور تعلق باللہ کا جو سادہ طریق قرآن و حدیث سے ثابت ہے اس کو نظر انداز کر گئے ہیں۔ اس طرح آپ جس جال کو توڑنے کے لئے زور لگا رہے ہیں۔ خود ہی اس میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" کے مقدمہ سے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں جس میں اسلام کی حقیقت بیان کی گئی ہے

"واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے۔ اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں۔ اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں

اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیہ کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی یہ کہ بلٰی من اسلم وجهه لله وهو محسن فله اجره عند ربه ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے۔ یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے۔ اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے۔ اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے

"اعتقادی" طور پر اس طرح کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور "عملی" طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں۔ بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۸)

صوفی صاحب کے طرز فکر میں جیسا کہ آجکل عام بیماری ہے بنیادی خرابی یہ ہے کہ آپ یہ تسلیم نہیں کرتے۔ کہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجدید و احیائے دین کے لئے کوئی کھڑا ہو سکتا ہے۔ یہ خود پسندی اور غرور نفس جب کسی نبی کے متبعین میں مستحکم ہو جاتا ہے تو اسی وقت ساری خرابیاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ اس وقت علماء کے دو گروہ ہو جاتے ہیں۔ ایک گروہ اہل ظاہر کا ہوتا ہے۔ جو ظاہر شریعت پر زور دینے لگتا ہے۔ اور ایک گروہ اہل باطن کا بن جاتا ہے۔ جو شریعت کی بجائے طریقت کو اختیار کرتا ہے۔ اور دونوں اپنے اپنے طریق میں مبالغہ کرتے کرتے تضاد کی حد تک جا پہنچتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ نے مجددین کا سلسلہ جاری کیا ہے کہ جب ایسی حالت ہو جائے تو یہ مجددین صراط مستقیم پر لاتے رہیں۔

ہر چیز کا قشر اور مغز ہوتا ہے۔ اسلام کا بھی قشر اور مغز ہے۔ پورا اسلام وہی ہے جس میں قشر اور مغز ہو۔ اہل ظاہر قشر کو لے لیتے ہیں۔ اور مغز کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی طرح اہل باطن صرف مغز پر زور دینے لگتے ہیں۔ اس طرح دونوں پٹری سے اتر جاتے ہیں۔ اس وقت یہی عالم ہے جس نے صوفی صاحب کو فکرمند کر رکھا ہے۔ اور آپ بجائے قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرنے کے اپنے خیالات کی بھول بھلیاں تیار کرنے لگے ہیں۔ اور خود ہی اس انتشار میں مبتلا ہو گئے ہیں جس انتشار سے نالاں ہیں۔ اور محض اپنے خیالات سے ہی راہ نمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

ہم نے اپنے ایک گزشتہ اداریہ میں واضح کیا تھا کہ مصلحاء و مجددین جو اپنے تعلق باللہ کی بنا پر اصلاح و ارشاد کرتے ہیں۔ ان کا ادعا قطعاً اصل دین کے راستہ میں حائل نہیں ہوتا اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کو بھی حق ہے کہ وہ اپنے دین کے احیاء کے لئے نیک بندوں کو مبعوث کرے۔ تو معاملہ صاف ہو جاتا ہے اور باوجود ایسے لوگوں کا مقام اتباعی ہونے کے اصل اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کوئی خلل پیدا نہیں ہوتا۔ صوفی صاحب کو جو خوف ہے وہ محض خیالی ہے۔ اور اس کی بنیاد ان تفرقات پر توجہ مرکوز کرنے پر ہے۔ جو آجکل مختلف فرقوں کو ایک دوسرے سے جدا کئے ہوئے ہیں۔ آپ یہ قیاس ہی نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی ایک فرستادہ حق بھی ہو سکتا ہے۔ جو اصلاح و ارشاد اور اشاعت اسلام کے لئے کھڑا ہو۔ اور جو اپنی حقانیت اور منجانب اللہ ہونے کو ان نشانات سے ثابت کرے۔ جو فرستادۂ حق کی پہچان کے لئے ضروری ہیں۔ آپ اس فرق کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو ایک ایسے شخص میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل کھڑا ہو کر اپنے آپ کو منواتا ہے۔ اور ایسے شخص میں ہے جو محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو اجاگر کرنے کے لئے اپنی حقانیت اور منجانب اللہ ہونا ثابت کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا اس بات کو واضح کیا ہے۔ کہ جو معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا متبع دکھاتا ہے۔ وہ در اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے معجزات ہوتے ہیں۔ وہ شخص ایسے معجزات کے اظہار کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ اور جب وہ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معجزات یا نشانات دیئے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ یہ معجزات اور نشانات اسی اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ہیں۔ جو اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بھیجا گیا ہے۔ جس میں اس کا اپنا کچھ بھی نہیں۔

اگر صوفی صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل حدیث پر غور کرتے۔ تو آپ اس مغالطہ سے جس میں وہ پڑے ہیں نکل سکتے تھے۔ حدیث رسول اللہ میں صاف صاف آپ کے اس نظریہ کی تردید نکلتی ہے۔ حدیث یہ ہے۔

وعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين۔

صوفی صاحب کے نظریہ کو کیسے بین الفاظ میں رد کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہاں سنة الخلفاء الراشدين المهديين کا یہی مطلب ہے کہ وہ سنت رسول اللہ سے متضاد نہ ہو۔ اگر خلفائے الراشدین المہدیین کی ذات کو تسلیم نہ کیا جائے تو ان کی سنت کو تسلیم کرنا کس طرح ہو سکتا ہے اسی طرح ایک غیر تشریعی نبی کو جو اپنے مطاع کی سنت کا احیاء کرتا ہے غیر تشریعی نبی ہے۔ اصل مطاع کی دعوت کس طرح گم ہو تی ہے یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسا کہ عید کا چاند دوسروں کو دکھانے والے کو کہا جائے۔ کہ اس کی ذات چاند پر پڑ کر رہ گئی ہے۔ یہ صرف خام خیالیاں ہیں۔ جو ان لوگوں نے پیدا کر رکھی ہیں جو تجدید و احیائے دین کے الٰہی پروگرام کو نظر انداز کر کے اپنی تدابیر سے اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے وہم میں گرفتار ہوتے ہیں۔

اگر یہ لوگ قرآن و سنت کو اپنا راہ نما بنائیں۔ اور اپنے عقلی دلائل اور اپنی تدابیر کو چھوڑ دیں تو چند ہی سالوں میں مسلمانوں کا اندرونی انتشار دور ہو جائے۔ اور وہ ایک قوت بن جائیں۔

کلمات طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

منعم علیہ گروہ کی چار اقسام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت

"اللہ تعالیٰ نے دعا کی تعلیم دی ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ دعا تب ہی جامع ہو سکتی ہے کہ وہ تمام منافع اور مفاد کو اپنے اندر رکھتی ہو۔ اور تمام نقصانوں اور مضرتوں سے بچاتی ہو۔ پس اس دعا میں تمام بہترین منافع جو ہو سکتے ہیں اور ممکن ہیں وہ اس دعا میں مطلوب ہیں۔ اور بڑی سے بڑی نقصان رساں چیز جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اس سے بچنے کی دعا ہے۔

میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ منعم علیہ چار قسم کے لوگ ہیں۔ اول نبی۔ دوم صدیق۔ سوم شہید۔ چہارم صالحین۔

پس اس دعا میں گویا ان چاروں گروہوں کے کمالات کی طلب ہے۔ نبیوں کا عظیم الشان کمال یہ ہے۔ کہ وہ خدا سے خبریں پاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے۔ لا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول الآیہ یعنی خدا تعالیٰ کے غیب کی باتیں کسی دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتیں۔ ہاں اپنے نبیوں میں سے جس کو وہ پسند کرے۔ جو لوگ نبوت کے کمالات سے حصہ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو قبل از وقت آنے والے واقعات کی اطلاع دیتا ہے۔ اور یہ بہت بڑا عظیم الشان نشان خدا کے ماموروں اور مرسلوں کا ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی معجزہ نہیں پیشگوئی بہت بڑا معجزہ ہے۔ تمام کتب سابقہ اور قرآن کریم سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہے کہ پیشگوئی سے بڑھ کر کوئی نشان نہیں ہوتا۔ نادان اور بد اندیش مخالفوں نے اس علم پر کبھی غور نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر اعتراض کیا ہے۔ مگر افسوس ہے اُن آنکھ بند کرکے اعتراض کرنے والوں کو یہ معلوم نہ ہوا کہ جس قدر معجزات ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہیں دنیا میں کل نبیوں کے معجزات کو بھی اگر ان کے مقابلہ میں رکھیں تو یقیں ایمان سے کہتا ہوں کہ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بڑھ کر ثابت ہوں گے۔ قطع نظر اس بات کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے قرآن شریف بھرا پڑا ہے اور قیامت تک اور اس کے بعد تک کی پیشگوئیاں اس میں موجود ہیں۔ سب سے بڑھ کر ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا یہ ہے۔ کہ ہر زمانہ میں ان پیشگوئیوں کا زندہ ثبوت دینے والا موجود ہوتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بطور نشان کھڑا کیا اور پیشگوئیوں کا ایک عظیم الشان نشان مجھے دیا۔ تا ان لوگوں کو جو حقائق سے بے بہرہ اور معرفت الٰہی سے بے نصیب ہیں۔ روز روشن کی طرح دکھلا دوں کہ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کیسے مستقل اور دائمی ہیں۔

کیا بنی اسرائیل کے بقیہ یہود یا حضرت مسیح علیہ السلام کو خداوند خدا وند پکارنے والے عیسائیوں میں کوئی ہے۔ جو ان نشانات میں میرا مقابلہ کرے۔ میں پکار کر کہتا ہوں کہ کوئی بھی نہیں۔ ایک بھی نہیں۔ پھر یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداری معجزہ نمائی کی قوت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ یہ مسلّم مسئلہ ہے کہ نبی متبوع کے معجزات ہی وہ معجزات کہلاتے ہیں۔ جو اس کے کسی متبع کے ہاتھ پر سرزد ہوں۔ پس جو نشانات خوارق عادات مجھے دیئے گئے ہیں۔ جو پیشگوئیوں کا عظیم الشان نشان مجھے عطا ہوا ہے۔ یہ در اصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ معجزات ہیں اور کسی دوسرے نبی کے متبع کو یہ آج فخر نہیں ہے کہ وہ اس طرح پر دعوت کرکے ظاہر کر دے کہ وہ بھی اپنے اندر اپنے ہی متبوع کی قدسی قوت کی وجہ سے خوارق دکھا سکتا ہے۔ یہ فخر صرف اسلام کو ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ رسول ابد الآباد کے لئے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں۔ جن کے انفاس طیبہ اور قوت قدسیہ کے طفیل سے ہر زمانہ میں ایک مرد خدا خدا نمائی کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔

غرض بات تو یہ تھی کہ اسی دعا میں نبیوں کے کمالات سے حصہ لینے کی بھی دعا ہے کیونکہ منعم علیہ گروہ میں سب کا سردار انبیاء علیہم السلام کا گروہ ہے۔ اور مگر ان کے کمالات میں سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ ان پر غیب کی باتیں جن کو پیشگوئیاں بھی کہتے ہیں ظاہر کی جاتی ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اس دعا میں درحقیقت پیشگوئیاں مانگنے کی دعا نہیں ہے۔ بلکہ اس مرتبہ کے حصول کی ہی دعا ہے۔ جہاں پہنچ کر پیشگوئی کرتا ہے۔ پیشگوئی کا مقام اللہ تعالیٰ کے اعلیٰ درجہ کے قرب کے بدوں ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ یہ وہ مقام ہوتا ہے جہاں وہ ما ینطق عن الھویٰ کا مصداق ہوتا ہے۔ اور یہ درجہ تب ملتا ہے جب دنیٰ فتدلیٰ کے مقام پر پہنچے۔ جب تک ظلی طور پر اپنی انسانیت کی چادر کو پھینک کر الوہیت کی چادر کے نیچے اپنے آپ کو نہ چھپائے۔ یہ مقام اسے کب مل سکتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں بعض سلوک کی منزلوں سے ناواقف صوفیوں نے آکر ٹھوکر کھائی ہے۔ اور اپنے آپ کو وہ خدا سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور ان کی اس ٹھوکر سے ایک خطرناک غلطی پھیلی ہے جس نے بہتوں کو ہلاک کر ڈالا۔ اور وہ وحدت وجود کا مسئلہ ہے۔ جس کی حقیقت سے یہ لوگ ناواقف محض ہوتے ہیں۔

میرا مطلب صرف اسی قدر ہے کہ میں تمہیں یہ بتاؤں کہ ما ینطق عن الھویٰ کے درجہ پر جب تک انسان نہ پہنچے۔ اس وقت تک اسے پیشگوئی کی قوت نہیں مل سکتی۔ اور یہ درجہ اس وقت حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ انسان قرب الٰہی حاصل کرے۔ قرب الٰہی کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ پر عمل ہو۔ کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کی صفات کو ملحوظ خاطر رکھ کر ان کی عزت نہ کرے گا۔ اور ان کا پرتو اپنی حالت اور اخلاق سے نہ دکھائے۔ وہ خدا کے حضور کیونکر جا سکتا ہے۔ مثلاً خدا کی ایک صفت قدوس ہے پھر ایک ناپاک غلیظ ہر قسم کے فسق و فجور کی ناپاکی میں مبتلا انسان اللہ تعالیٰ کے حضور کیونکر جا سکتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے تعلق کیونکر پیدا کر سکتا ہے۔

غرض اس دعا میں اوّل منعم علیہ گروہ کے کمال مراتب کے حصول کی دعا ہے۔ پس جب تک انسان اپنے اندرونی سلسلہ تخیلات کو چھوڑ کر انا الموجود کی آواز نہ سننے دعاؤں میں لگا رہے۔ کا درجہ ہوتا ہے۔

(الحکم ۔ صفحہ ... تا صفحہ ...)

سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا میں تبلیغ اسلام

رسالہ اسلام کی اشاعت تالیف و تصنیف کا اہم کام مسجد کے لئے قطعہ زمین کا حصول

تقاریر اور ملاقاتیں

رپورٹ از جنوری تا مارچ ۱۹۵۹ء

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن)

رسالہ "اسلام"

عرصہ زیر رپورٹ میں ماہانہ رسالہ "اسلام" کے تین شمارے تیار کئے گئے اور قریباً سوا سات صد کی تعداد میں لوگوں کو بھجوائے گئے۔ ان میں مندرجہ ذیل مضامین درج کئے گئے:-

تفسیر سورہ کہف۔ سوانح حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ موجودہ زمانہ کی ایمانی حالت سوالات کے جوابات۔ جلسہ سالانہ۔ کیا اسلام حالات زمانہ کے مطابق نہیں؟ ماہ صیام رمضان۔ بیسویں صدی کا کانا دجال۔ جماعت احمدیہ زمین کا نمک ہے۔ قارئین کے خطوط وغیرہ۔

تین شہروں کے تین روزانہ اخبارات میں رسالہ "اسلام" کے سالانہ نمبر کا اعلان کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ملک کے مختلف حصوں سے ۵۰ افراد نے پرچہ طلب کیا۔ ان میں سے ہر شخص کو انفرادی خط لکھا گیا۔ جو پرچے ہر ماہ لوگوں کو بھجوائے جاتے ہیں ان میں ایک تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہوتی ہے جن کے پتے ڈائریکٹریوں سے حاصل کرکے انہیں نمونہ کا پرچہ بھجوایا جاتا ہے۔

تقاریر

مورخہ ۲۰ جنوری کو ایک جگہ Birmensdorf میں خاکسار نے ایک تقریر عالم اسلامی پر کی۔ مورخہ ۳ فروری کو خاکسار نے ایک مقام Gossau میں دو تقاریر کیں۔ ایک تقریر اسلام پر تھی اور

دوسری اسلامی دنیا پر - ان سب مواقع پر حاضرین کثیر تعداد میں موجود تھے۔

تالیف و تصنیف

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کو خدا تعالےٰ کے فضل سے سورۃ کہف کی تفسیر کا خلاصہ جرمن زبان میں مکمل کرنے کی توفیق ملی - یہ کام خاکسار نے ربوہ سے شروع کیا ہوا تھا - اب اسے انشاء اللہ العزیز کتابی صورت میں چھپوایا جائے گا - نئے یورپ کے نام جو خطوط اکتوبر اور نومبر میں لکھے گئے تھے - ان کا جرمن ترجمہ ایک چھوٹی تقطیع کے رسالہ کی صورت میں بھی چھپوایا گیا - اور اس کے نسخے سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے نئے احمدی احباب کو تقسیم کی غرض سے دئے گئے۔ مطالبہ پر ڈنمارک کے ایک احمدی دوست کو بھی نسخے بھجوائے گئے قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے - دوسرے ایڈیشن کی طباعت کے سلسلہ میں خاکسار ترجمہ کی اصلاح و نظر ثانی کا کام کر رہا ہے - نیز مختصر نوٹ بھی لکھے جا رہے ہیں اس سلسلہ میں ماہر زبان کی خدمات خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہیں - ایک رسالہ میں ایک مضمون اسلام میں گناہوں کی سزا کے بارہ میں چھپا - اس کی تردید میں خاکسار نے ایک مضمون لکھا - رسالہ "اسلام" میں شائع ہونے والے ایک اداراتی مضمون "موجودہ زمانہ کی ایمانی حالت" کو نقل کرنے کی اجازت ایک اور ماہانہ رسالہ نے ہم سے حاصل کی۔

ملک میں اسلام کا چرچا

ان دنوں سوئٹزرلینڈ میں مختلف مواقع پر اسلام پر لیکچر ہو رہے ہیں - اخبارات میں مضامین بھی آئے دن چھپتے رہتے ہیں - درال ہماری تحریک پر ہی زیورک کی یونیورسٹی میں ایک سلسلہ تقاریر کا جاری ہوا - جس میں ایک پروفیسر نے اسلام پر لیکچر دئے - احمدیت کا ذکر بھی کیا - آخری لیکچر کے دن ہم نے ایک اشتہار ٹیکوسٹائل کر کے سامعین میں تقسیم کیا - اور انہیں دعوت دی کہ اسلام پر مزید معلومات ہم سے حاصل کریں - اور رسالہ "اسلام" طلب کریں - چنانچہ اس پر بہت سے لوگوں نے اپنے پتے اس غرض کے لئے ہمیں بھجوائے - یہاں ریڈیو پر بھی چند مہینوں سے ایک سلسلہ لیکچروں کا شروع ہے - جس کا عنوان ہے "اسلام اور مغرب" اس پروگرام میں حصہ لینے والوں نے بعض دفعہ اسلام کے بارہ میں بہت اچھی باتیں کہی ہیں - ایک دفعہ ایک صاحب نے احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کا بھی ذکر کیا - اور کہا کہ صرف ایک ہی تنظیم ایسی ہے جو اسلام کی تبلیغ کا کام کر رہی ہے - یہ لوگ تربیت یافتہ نوجوانوں کے ذریعہ تحریر و تقریر کے ہتھیاروں سے اسلام کو پھیلا رہے ہیں - آسٹرین ریڈیو پر بھی ایک پروفیسر نے اسلام پر ایک لیکچر نشر کیا - جس کی نقل ہم نے منگوائی۔

مسجد کے لئے قطعۂ زمین

اس بارہ میں حکام سے متعدد بار مل کر ضروری انتظامات سرانجام دیئے گئے - اب معاہدہ تیار ہو رہا ہے - بظاہر بالکل نامساعد حالات میں معجزانہ رنگ میں خدا تعالیٰ نے ہماری مدد کی ہے - اور مسجد کے لئے قطعۂ زمین کا انتظام ہوا ہے - خدا تعالےٰ اب ہمیں جلد از جلد خانۂ خدا کی تعمیر کا کام سرانجام دینے کی بھی توفیق عطا فرمائے - آمین -

متفرق امور

مقامی احباب جماعت سے علاوہ انفرادی طور پر ملنے کے پانچ مواقع پر اجتماع کئے گئے - سال کے شروع میں ایک خطبہ جمعہ کے دوران میں خاکسار نے یہاں تحریک جدید کا اجراء کیا اور احباب سے وعدے لئے - بعض وصولیاں بھی ہو چکی ہیں - خدا تعالےٰ کے فضل سے چندوں میں باقاعدگی پیدا ہو رہی ہے - آسٹریا کے احمدی احباب بھی چندے دینے لگ گئے ہیں - چند سالوں سے چندوں کا مجوزہ بجٹ پورا ہو رہا ہے - ایک احمدی دوست جو بے حد سادہ ہیں - انہیں قرآن کریم سے خاص اُنس ہے - سورۃ کہف کی تفسیر کا خلاصہ تیار کرنے میں بھی وہی محرک ہوئے تھے -

ایک روز خاکسار ایک روزانہ اخبار کے ایڈیٹر سے ملا اور انہیں کچھ لٹریچر دیا - ڈنمارک کے ایک ایڈیٹر کو مطالبہ پر ریویو کے لئے کچھ کتب وہاں کے مقامی مبلغ کے علم سے بھجوائیں - سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا میں بہت سے لوگوں کو مطالبہ پر لٹریچر بھجوایا جا رہا ہے تبلیغی و تربیتی امور پر مشتمل کل ۱۹۳ خطوط لکھے - خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک بیعت ہوئی -

احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے - کہ خدا تعالےٰ ان ممالک میں جلد از جلد اسلام کو پھیلا دے - اور ہماری حقیر اور ادنیٰ مساعی بارآور ہوں - آمین -

---

درخواست دُعا

عزیزی نصیر احمد بھٹی جو اپنے چچا عبد السلام صاحب بھٹی منیروبی (کینیا کالونی) کے پاس بغرض بحالیٔ صحت گذشتہ سال گیا تھا پہلے سے بھی زیادہ کمزور ہو کر بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ گیا ہے - عزیز کی حالت تشویشناک ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد تر کامل شفا بخشے - آمین (قاضی محمد عبد اللہ بھٹی پنشنر ربوہ)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بے مثال قوّتِ قدسیہ

(از مکرم فضل الرحمٰن صاحب نعیم - ربوہ)

اللہ تعالےٰ نے ہمارے محبوب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس وقت مبعوث فرمایا جب دنیا ضلالت و غوایت کی انتہاہ گہرائیوں میں غرق ہو کر اپنے خالقِ حقیقی کو بھلا کر اَرباباً مِن دُونِ اللّٰہ کے سامنے سجدہ ریز تھی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں مبعوث ہوئے جن کے آباؤ اجداد کی گھٹی میں شرک کی تعلیم دی گئی تھی - یہ وہ لوگ تھے جو کم و بیش چار صد معبودوں کے مرید تھے - انہوں نے کبھی بعد سے واحد خدا کو یاد نہ کیا تھا بلکہ وہ سرے سے ہی وحدانیت کے منکر تھے - بت پرستی ان کا دل لات کا محبوب مشغلہ تھا - ایسے لوگوں کو اللہ تعالےٰ سے روشناس کرانا اور پھر ایسے خدا سے جو واحد ہو اور اس کا کوئی شریک نہ ہو تعلق پیدا کرانا بظاہر ایک ناممکن اور ان ہونا امر تھا

یہ لوگ آنحضرتؐ کو "صادق" و "امین" کہتے تھے اور آپ کی ہر وہ بات بھی ماننے کو تیار تھے جو ظاہر میں ناقابل یقین ہوتی تھی - لیکن جب اسی صادق اور امین نے ان کے سامنے یہ پاکیزہ تعلیم پیش کی کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ نیز آپؐ نے فرمایا اِنِّی نُہِیتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِینَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰہِ (الانعام ع ۶) کہ میں منع کیا گیا ہوں کہ میں ان جھوٹے معبودوں کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو تو وہی لوگ اپنی جھوٹی عزت کو قائم رکھنے کی خاطر اعلان کرنے لگے یہ شخص (نعوذ باللہ) پاگل ہو گیا ہے ہم تو اسے معزز جان کر سر آنکھوں پر بٹھاتے رہے - لیکن یہ ہمارے معبودوں ہی کے خلاف ہو گیا ہے حالانکہ اِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلٰی اُمَّۃٍ وَّاِنَّا عَلٰی آثَارِهِمْ مُّقْتَدُونَ ۔ ہم نے کوئی خلاف عقل کام نہیں کیا بلکہ یہی کچھ ہمارے آباؤ اجداد بھی کرتے رہے ہیں ہم نے اپنے بزرگوں کو ایک مخصوص طریقے پر پایا ہے لہذا ہم بھی انہیں کے نقش قدم پر چلیں گے

بت پرستوں کی یہ بات بالکل درست تھی کہ بت پرستی کے موجد ہم نہیں بلکہ یہ لعنت تو ہمیں ورثہ میں ملی ہے - یہ بیماری تو اب ناسور کی صورت اختیار کر چکی ہے اس کا علاج ممکن ہی نہیں

چنانچہ سورۂ نوح میں اللہ تعالےٰ بیان فرماتا ہے۔

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِی وَاتَّبَعُوا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ اِلَّا خَسَارًا ۔ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ۔ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۔ وَقَدْ اَضَلُّوا كَثِيرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِينَ اِلَّا ضَلَالًا ۔ (سورہ نوح ع ۲)

کہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی گمراہ قوم سے کہا کہ بُت پرستی کی لعنت تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گی - تو انہوں نے کوئی بات نہ مانی - آخر کار حضرت نوح نے کہا اے میرے رب! میری قوم نے میری (قیمتی) بات کو رد کر دیا ہے اور اس کے پیچھے چل پڑے ہیں جس کا مال اور اولاد اس کو روحانی گھاٹے میں بڑھاتا گیا اور میرے خلاف انہوں نے بڑی بڑی تدبیریں کیں اور اپنی قوم سے کہتے رہے ہیں کہ تم اپنے معبودوں کو مت چھوڑنا نہ ودّ کو چھوڑنا نہ سُواع کو چھوڑنا اور نہ یغوث اور نہ یعوق کو اور نہ نسر کو - اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا - اور اے خدا ظالموں کو صرف ناکامی میں بڑھا تو - (تفسیر صغیر ص۷۲۲)

پھر قرآن حکیم ہی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم بھی بہت بڑی مشرک اور بت پرست قوم تھی بلکہ یہ لوگ حضرت نوحؑ کی قوم سے بھی دو قدم آگے تھے - اور وہ بتوں کے علاوہ سورج چاند اور ستاروں کی پرستش بھی کرتے تھے اسی لئے حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے ستاروں وغیرہ کے معبود نہ ہو سکنے کے متعلق مناظرہ بھی کیا - چنانچہ جب ستارہ طلوع ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کیسے رب ہو سکتا ہے - یہ تو فانی ہے اور خدا ہمیشہ ہمیش کے لئے ہے - اسی طرح چاند اور سورج کا معبود ہونا بھی غلط اور نادرست ثابت کیا - (تفسیر صغیر ص۱۷۷)

حضرت ابراہیم کی قوم نے بھی آپ کی اس زرین نصیحت کو قبول نہ کیا بلکہ آپ کو آگ میں جھونک دینے کی مذموم جسارت کی -

حضرت ھود علیہ السلام کی قوم کا مشرک ہونا بھی عیاں ہے - چنانچہ قرآن حکیم میں ہے۔

قَالُوا يٰهُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِیْ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ (ھود ع ۵)

انہوں نے کہا اے ہود! تو ہمارے اس اپنے دعویٰ کا کوئی روشن ثبوت نہیں لایا - اور ہم محض تیرے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑ نہیں سکتے - اور نہ ہی تجھ پر ایمان لائیں گے - اس پر حضرت ہودؑ نے فرمایا - اِنِّی اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوا اَنِّی بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ -

میں اللہ تعالےٰ کو اس بات کا گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی اس پر گواہ رہو - کہ جس کسی غیر اللہ کو تم اللہ کا شریک قرار دیتے ہو میں اس سے بیزار ہوں -

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جادوگر یہ کہتے ہوئے ایمان لائے

آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسٰى

نیز آمنا برب العلمین تو بت پرست فرعونیوں کو یہ بات عجیب معلوم ہوئی اور انہوں نے وحدانیت کا اقرار اور شرک کا انکار کرنے والی اس الٰہی جماعت کو سخت سزا دینے کا اعلان کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی تمام عمر لوگوں کو توحید کامل کی طرف بلاتے رہے چنانچہ سورۂ مریم میں ہے کہ حضرت عیسےٰؑ نے بت پرستوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ ان اللہ ربی وربکم فاعبدوہ یقیناً اللہ تعالےٰ ہی میرا اور تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو۔ لیکن یہ گمراہ لوگ اپنی اس دیرینہ عادت سے باز نہ رہ سکے اور انہوں نے آپ کی بات پر عمل کرنا تو کجا خود حضرت عیسیٰؑ ہی کو خدا کا شریک بنا لیا۔ تب اللہ تعالیٰ کو یہ اعلان کرنا پڑا ”لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح کہ وہ کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح خدا ہے اور خدا مسیح ہے“ ـــــ بت پرستی کی اس عظیم بیماری کا علاج کرنے کے لئے اور اس بے پناہ سیلاب کو روکنے کے لئے ـــــ جسے تمام گذشتہ انبیاء باوجود اپنی تمام کوششیں صرف کرنے کے نہ روک سکے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی و امی) کو مبعوث فرمایا۔

آپ نے خلق خدا کی بھلائی اور اسے صراط مستقیم پر گامزن کرنے کے لئے ہر قسم کی جسمانی تکالیف کو پورے عزم اور استقلال سے برداشت کیا۔ جن کا تصور ایک سخت سے سخت دل کو بھی خون کے آنسو رلا دینے کے لئے کافی ہے۔ آپ نے محض بت پرستی کے خاتمے اور توحید کے قیام کی خاطر اپنے وطن عزیز، عزیز و اقارب اور اپنے تن من دھن کی قربانی پیش کی۔

اللہ تعالےٰ نے آپؐ کی اس قربانی کو رائیگاں جانے نہیں دیا۔ بلکہ آپ کو وہ زبردست قوت قدسیہ عطا فرمائی۔ جس کے طفیل بت پرست خدا پرست ہو گئے۔ اور صرف خدا پرست ہی نہ ہوئے۔ بلکہ عرب کی وہ ذلیل سمجھی جانے والی قوم اللہ تعالےٰ کو اس قدر پسند آئی کہ انہیں روحانی انعامات کے علاوہ دنیاوی بادشاہتیں بھی نصیب ہوئیں۔

آپ نے مشرکین کے سامنے یہ لازوال تعلیم پیش کی:-

ادعونی استجب لکم کہ مجھ (اللہ تعالےٰ) کو پکارو۔ میں ہی جواب دونگا پھر فرمایا:- ـــــ فاستقم کما امرت اے مسلمان جیسا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ تو صراط مستقیم پر گامزن رہیو۔ اور بتایا۔ یاایھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۝

مسلمانوں کو شرک و بدعت سے محفوظ رکھنے کے لئے نبی کریمؐ نے یہ نصیحت فرمائی۔ لا تجعلوا قبوری عیداً اً فصلوا علیّ فانّ صلوٰتکم تبلغنی حیث کنتم کہ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا ہاں مجھ پر درود بھیجا کرو۔ تمہارا درود مجھے ہر جگہ سے پہنچ جائے گا۔

آپ نے بتایا۔ اے مسلمانو! یاد رکھو لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد اللہ تعالےٰ نے یہود و نصاریٰ پر اس لئے بھی لعنت ڈالی ہے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو معبود بنا لیا۔ نیز انما ھلک من کان قبلکم کانوا یتبعون آثار الانبیاء فیتخذونھا کنائس وبیعا کہ تم سے پہلے وہ لوگ ہلاک ہو گئے۔ جنہوں نے نبیوں کے آثار و تبرکات کو عبادت گاہ اور گرجے بنا لیا۔ اپنی قوم کو ان نصائح کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سمیع و بصیر خدا سے بھی دعا کی۔

اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد کہ اے اللہ تو میری قبر کو بت نہ بنوائیو کہ اس کی پوجا کی جائے۔

اس عالمگیر تعلیم کا یہ نتیجہ ہوا کہ تین سو ساٹھ بتوں کے پوجنے والے قعر مذلت سے نکل کر روحانیت کے آسمان کے ستارے بن گئے اور انہوں نے واحد خدا کو اس طرح اپنا ملجا و ماویٰ بنا لیا کہ اس کی نظیر تاریخ عالم کے کسی بھی باب میں نہیں ملتی۔ اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ وہ لوگ جن کے رگ و ریشے میں غیر اللہ کی محبت موجزن تھی۔ وہ اس قابل ہو گئے کہ جب ان کی سب سے محبوب و افضل ہستی ـــــ جس کے ایک ادنیٰ سے اشارے پر وہ اپنی جانیں تک قربان کر دیا کرتے تھے اور جو اپنے آخری وقت میں بھی یہی کہا کرتے تھے۔ اے مسلمانو ہم جا رہے ہیں۔ اس امانت کی حفاظت اب آپ لوگوں کے ذمے ہے یاد رکھئے انہیں کوئی گزند نہ پہنچنے پائے۔ جب اسی افضل ترین ہستی۔ پاکوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ خاتم النبیین سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا۔

صحابہ فرطِ غم سے نیم پاگل ہو گئے۔ تو اسی مشرکوں اور بت پرستوں کے مرکز (جسے اب اللہ تعالےٰ نے مقدس اور ام القریٰ بنا دیا تھا) سے ایک فرد حضرت ابوبکرؓ نے اٹھ کر یہ اعلان کیا۔ مسلمانوں ہمارا محبوب ہم سے جدا ہو گیا۔ یہ ہمارے لئے انتہائی صدمے کا موجب ہے۔ لیکن

ایھا الناس من کان منکم یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان منکم یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت ۝

اے لوگو! تم میں سے جو محمدؐ (رسول اللہ) کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ محمد (رسول اللہ) وفات پا گئے ہیں۔ لیکن جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔

اس اعلان سے غمزدہ چہروں پر رونق آگئی اور کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے مصداق صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اپنی محبوب ہستی کو محض اللہ تعالےٰ کی خاطر وفات یافتہ تسلیم کر لیا۔ یہ ایک زبردست اور بے مثال انقلاب تھا۔ جو محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبردست قوت قدسیہ کا عظیم الشان کرشمہ تھا!

اللھم صلّ علیٰ محمدٍ وبارک وسلم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے

مختلف مقامات پر اجتماعی دعائیں اور صدقات

سیالکوٹ

الفضل کا ضمیمہ ملا۔ جامعہ مسجد احمدیہ میں شام کے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ اور آج بھی صبح کی نماز میں دعا کی گئی۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے اور جماعت کے سر پر حضور کا سایہ تادیر قائم رکھے۔

آج چالیس روپے بذریعہ تار افسر لنگر خانہ ربوہ کو ایک بکرا صدقہ کرنے کے لئے روانہ کئے گئے۔ (قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ)

چک منگلا ضلع سرگودھا

حضور کی طبیعت کی ناسازی کی اطلاع ملتے ہی جماعت نے ایک بکرا بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کیا اور اجتماعی اور انفرادی دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل اور عاجل شفا عطا فرماوے۔

(خاکسار عزیز الرحمٰن منگلا)

چنیوٹ

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خرابیٔ صحت کی بناء پر ایک بکرا صدقہ دیا گیا۔ اور کچھ رقم غرباء میں تقسیم کی گئی۔ اور دعا کی گئی۔

(شیخ سلطان علی سکرٹری مال چنیوٹ)

لاہور چھاؤنی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کے اچانک ناساز ہو جانے کی اطلاع گذشتہ شب ساڑھے بارہ بجے ملی۔ اسی وقت حلقہ کے اکثر دوستوں کو مطلع کیا گیا۔ اور انفرادی طور پر حضور کی تندرستی اور صحت عاجلہ و شفاء کاملہ اور کام والی لمبی عمر کے لئے دعا کی گئی۔ اس کے بعد پانچ بجے شام اجتماعی طور پر حضور ایدہ اللہ الودود کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی۔ بعدہٗ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے اس کا گوشت محتاجوں اور مساکین میں تقسیم کیا گیا۔

اللہ تعالےٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو جلد صحت یاب فرمائے اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

محمد حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
حلقہ لاہور چھاؤنی

دوالمیال ـــــ ضلع جہلم

جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع جہلم نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دو بکرے صدقہ کے طور پر ذبح کئے۔ ایک بکرا لجنہ اماء اللہ کی طرف سے تھا۔ بعد نماز مغرب احباب نے مل کر اجتماعی دعا کی۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے۔ (مبارک احمد معلم وقف جدید دوالمیال)

حفظِ ما تقدم

آج کل گرمیوں کے موسم میں سانپ اور بعض دوسرے زہریلے کیڑے غروب آفتاب سے قبل پہاڑیوں سے اتر کر احاطہ بہشتی مقبرہ میں آجاتے ہیں۔ اس لئے زائرین کو ـــــ بالخصوص مستورات اور بچوں کو ـــــ غروب آفتاب سے آدھ گھنٹہ قبل دعا وغیرہ سے فارغ ہو کر واپس ہو جانا چاہیئے۔ یہ بہت ضروری بات ہے۔ جس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ زائرین کو خود بھی محتاط رہنا چاہیئے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ـــــ ربوہ)

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

عہدہ ـــــ نام عہدیدار

چک ۲۲ ب ۔ ر ضلع منٹگمری

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری مختار احمد صاحب
سیکرٹری مال ۔ چوہدری چراغ الدین صاحب

چک ۲۹ دھیر ضلع شیخوپورہ

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری شوق محمد صاحب
سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ } میاں رحمت اللہ صاحب

علی پور ضلع ملتان

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری غلام غوث صاحب نمبردار۔
سیکرٹری مال ۔ ڈاکٹر محمد خانصاحب چوہدری۔
" زراعت ۔ محمد لطیف صاحب۔
" اصلاح وارشاد ۔ چوہدری شاہنواز صاحب۔
امام الصلوٰۃ ۔ میاں خدا بخش صاحب

گوٹھ امام بخش ضلع نوابشاہ

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری غلام نبی صاحب۔
سیکرٹری مال ۔ چوہدری علاؤ الدین صاحب
" زراعت ۔ چوہدری سلطان محمد صاحب
" اصلاح وارشاد ۔ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب

میاں چنوں ضلع ملتان

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری عبد المجید صاحب
سیکرٹری مال ۔ " برکت علی صاحب۔
" امور عامہ " خوشی محمد صاحب
" تعلیم ۔ صوبیدار میجر عزیز بخش صاحب

جھنگ شہر جھنگ صدر

پریذیڈنٹ و سیکرٹری اصلاح ارشاد } چوہدری محمد حسین صاحب
سیکرٹری مال ۔ ڈاکٹر محمد زاہد صاحب
" تعلیم ۔ ماسٹر اللہ دتہ صاحب

احمد نگر (مشرقی پاکستان) ضلع دیناج پور

پریذیڈنٹ ۔ مولوی محمد صاحب ۔
سیکرٹری مال احمد حسین صاحب ۔
" امور عامہ ۔ ابو عیسےٰ صاحب۔
" اصلاح وارشاد منیر الدین صاحب افرد
" تعلیم ۔ نور الدین صاحب افرد

عہدہ ـــــ نام عہدیدار

رسالپور چھاؤنی ضلع پشاور

پریذیڈنٹ ۔ قاضی محمد اسحاق صاحب
سیکرٹری مال ۔ علی حسن صاحب

کوٹ مومن ضلع سرگودھا

پریذیڈنٹ ۔ شیخ دوست محمد صاحب
سیکرٹری مال ۔ شیخ بشیر احمد صاحب
" اصلاح وارشاد ۔ شیخ اللہ بخش صاحب

چک ۳۶۹ ج۔ب ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ ۔ حسن الدین صاحب۔
سیکرٹری مال ۔ بدر الدین صاحب۔

چک ۲۴۳ گ۔ب ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ ۔ مشتاق احمد صاحب۔
سیکرٹری مال ۔ محمد شریف صاحب
" اصلاح وارشاد ۔ نعمت اللہ صاحب۔

داتا زید کا ۔ ضلع سیالکوٹ

سیکرٹری مال ۔ محمد علی صاحب۔
محاسب و سیکرٹری وصایا ۔ } چوہدری فضل احمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ ۔ بشیر احمد صاحب
" اصلاح وارشاد ۔ لال الدین صاحب
" زراعت ۔ چوہدری رشید احمد صاحب
آڈیٹر چوہدری شریف صاحب
امین میاں اللہ دتہ صاحب

منڈی بہاء الدین ضلع گجرات

سیکرٹری مال ۔ چوہدری نذیر احمد صاحب
" امور عامہ ۔ ملک برکت علی صاحب
" وصایا ۔ میاں علم الدین صاحب
" تعلیم ۔ ملک مولا بخش صاحب

چک ۶۴ شمالی ۔ ضلع سرگودھا

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری بہاول بخش صاحب
سیکرٹری مال امام الصلوٰۃ } بشیر احمد صاحب بٹ
سیکرٹری ضیافت ۔ میاں محمد دین صاحب
" اصلاح ارشاد ۔ مولوی غلام احمد صاحب

چک ۲۷۵ R.B کرتارپور ۔ ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری رحمت اللہ صاحب
سیکرٹری مال " محمد عبد اللہ صاحب

سیکرٹری زراعت ۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب
" اصلاح وارشاد " بشیر احمد صاحب
" تعلیم " اسماعیل صاحب

محمودہ ضلع اٹک

پریذیڈنٹ ۔ ملک حیات بخش صاحب۔
سیکرٹری مال میراں بخش صاحب۔
" اصلاح وارشاد ۔ میاں عبد الرحمٰن صاحب

لالیاں ضلع جھنگ

پریذیڈنٹ ڈاکٹر فضل حق صاحب
سیکرٹری مال شیخ محمد یار صاحب۔

بالاکوٹ ضلع ہزارہ

پریذیڈنٹ خان غلام سرور خانصاحب
سیکرٹری مال خان نواب خانصاحب۔
" امور عامہ و امین ایم حفیظ اللہ صاحب۔

مانسہرہ ضلع ہزارہ

پریذیڈنٹ ۔ سید محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ۔
سیکرٹری مال مولوی محمد عرفان صاحب
" اصلاح وارشاد " تعلیم } حکیم مولوی عبد الواحد صاحب

دانہ ضلع ہزارہ

پریذیڈنٹ رحمت اللہ صاحب
سیکرٹری مال مولوی علی بہادر صاحب
" امور عامہ پیر سید احمد زمان صاحب

حویلیاں ضلع ہزارہ

پریذیڈنٹ سیکرٹری مال } غلام حسین صاحب

بچیکی چک ۳/۵۳ ۔ ضلع شیخوپورہ

پریذیڈنٹ چوہدری قاسم الدین صاحب

کھوکھر غربی ضلع گجرات

پریذیڈنٹ ملک سلطان علی صاحب
سیکرٹری مال ۔ " اصلاح وارشاد } ملک میاں خانصاحب
" امور عامہ مولوی محمد صدیق صاحب،
محاسب ملک الف خاں صاحب

کیرانوالہ ضلع گجرات

پریذیڈنٹ چوہدری محمد اشرف صاحب
سیکرٹری مال " محمد یعقوب صاحب
" امور عامہ " زراعت } " محمد اشرف صاحب

خوشاب ضلع سرگودھا

پریذیڈنٹ و سیکرٹری امور عامہ ۔ ملک شیر بہادر خانصاحب

سیکرٹری مال و تعلیم امام الصلوٰۃ } مولوی عبد الکریم صاحب

بھلیر ۔ ضلع گجرات

پریذیڈنٹ چوہدری غلام نبی صاحب

ترنگزئی ضلع پشاور

پریذیڈنٹ سعد اللہ خانصاحب
سیکرٹری مال ۔ ڈاکٹر رشید احمد صاحب
" زراعت غلام اکبر خانصاحب

کوٹ فرزند علی ۔ ضلع رحیم یار خان

پریذیڈنٹ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب
سیکرٹری مال ۔ سید محمد یوسف صاحب
" امور عامہ چوہدری عبد المجید صاحب
" اصلاح وارشاد " محمد عبد اللہ صاحب

دیپالپور ضلع منٹگمری

پریذیڈنٹ ۔ محاسب آڈیٹر } شیخ محمد الدین صاحب
سیکرٹری مال ۔ " وصایا ۔ امین } شیخ محمد اقبال صاحب
" اصلاح وارشاد چوہدری علی محمد صاحب
" امور عامہ، زراعت وضیافت ۔ ملک صدیق احمد صاحب

چک ۳۹ D-B سرگودھا

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری خیر الدین صاحب
سیکرٹری مال " سلطان احمد صاحب
" امور عامہ عنایت اللہ صاحب
امام الصلوٰۃ میاں عبد الکریم صاحب

چک ۳۳۸ گ۔ب ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ و امین ۔ چوہدری سردار محمد صاحب
سیکرٹری مال ۔ " عبد اللطیف صاحب

چک ۵۲ گ۔ب ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ ۔ امین ۔ چوہدری اللہ داد صاحب
سیکرٹری مال " علی احمد صاحب

چک ۱۳۲ گ۔ب ۔ ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ ۔ امین ۔ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
سیکرٹری مال " عبد الحمید صاحب

چک ۲۸۵ E.B ۔ ضلع منٹگمری

پریذیڈنٹ ۔ مولوی فتح محمد خانصاحب
سیکرٹری مال ۔ ابو ظفر صالح محمد صاحب اعجاز
" اصلاح ارشاد ۔ چوہدری بوٹے خانصاحب

سوک کلاں ضلع گجرات

پریذیڈنٹ الٰہی بخش صاحب
سیکرٹری مال محمد بشیر صاحب
" اصلاح ارشاد ۔ چوہدری محمد شریف صاحب

موہلنوال ضلع لاہور

پریذیڈنٹ شیخ محمد انور صاحب ۔
سیکرٹری مال ۔ دین محمد صاحب
" اصلاح ارشاد ۔ محمد ظفر اللہ صاحب

چک ۴۶۹ گ ب ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ و امین ۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب
سیکرٹری مال ۔ " ولی محمد صاحب

پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب
سیکرٹری مال ۔ نظام دین صاحب

چک ۲۷۰ الف ضلع تھرپارکر

پریذیڈنٹ
سیکرٹری مال } صوفی غلام محمد صاحب
" زراعت ۔ عبدالعزیز صاحب خالد
" اصلاح وارشاد ۔ اعجاز احمد صاحب ایاز
" وصایا ۔ محمد صدیق صاحب

ڈنگہ ضلع گجرات

پریذیڈنٹ رسول احمد صاحب
سیکرٹری مال ۔ عبدالعزیز صاحب
" اصلاح وارشاد ۔ محمد رمضان صاحب

چک ۱۲۷ بہلول پور ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ مولوی عصمت اللہ خانصاحب
سیکرٹری مال
امام الصلوٰۃ } ایاس الدین صاحب

کجر ضلع شیخوپورہ

پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال ۔ چوہدری عمر الدین صاحب

امین گلاب الدین صاحب

نہال ضلع گجرات

پریذیڈنٹ غلام غوث صاحب
سیکرٹری مال چوہدری برکت علی صاحب
سیکرٹری تعلیم نذیر احمد صاحب
وائس پریذیڈنٹ منظور احمد صاحب

سیالکوٹ چھاؤنی ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ ۔ کیپٹن چوہدری صاحب الدین صاحب ۔
سیکرٹری مال سرفراز علی صاحب ۔

سکھر ضلع سکھر

پریذیڈنٹ صوفی محمد رفیع صاحب
سیکرٹری مال قریشی عبدالرحمٰن صاحب
" اصلاح وارشاد شریف احمد صاحب ۔

حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا

پریذیڈنٹ ملک محمد یار صاحب
سیکرٹری مال
امام الصلوٰۃ } ملک غلام نبی صاحب

چک ۹۳ T-D-A ضلع مظفر گڑھ

پریذیڈنٹ چوہدری محمد یوسف صاحب ۔
سیکرٹری مال " خیر الدین صاحب

ڈکوٹ ۔ ضلع تھرپارکر

پریذیڈنٹ ڈاکٹر محمد یونس صاحب
سیکرٹری مال ۔ چوہدری سعید احمد صاحب
" اصلاح وارشاد ۔ ماسٹر غلام رسول صاحب

نمبر ۱۵۳۲۷ :۔ میں امۃ الحفیظ زوجہ کیپٹن منظور احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۵/۶-R منٹگمری ڈاکخانہ منٹگمری ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ رجنوری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے ۔ حق مہر مبلغ سات سو روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے ۔ زیور اس وقت کوئی نہیں ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں ۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی ۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ فقط المرقوم محبوب علی ۔

الامۃ :۔ امۃ الحفیظ بقلم خود حال مقیم ۳۶ منٹگمری روڈ لاہور چھاؤنی ۔ ۱۷/۱/۵۹
گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۔ ربوہ ۱۸/۱/۵۹
گواہ شد :۔ صوبیدار محمد حسین احمدی ولد میاں فضل دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی آرڈیننس ڈپو لاہور کینٹ ۔

نمبر ۱۵۳۲۹ :۔ میں نور محمد ولد رحمت علی قوم ارائیں پیشہ دکانداری عمر اکتیس ۳۱ سال تاریخ بیعت ۳۱ ردسمبر ۱۹۵۸ء ساکن گرمولا ورکاں ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد ۳۰۰/- روپے کی مالیت کا ایک مکان ہے بیعت کے وقت مخالفین نے تمام اثاثہ لوٹ لیا تھا ۔ بعد میں مقامی جماعت کے تعاون سے گاؤں میں دکان کا کام شروع کیا ۔ اس وقت پانچ صد کی مالیت کا دکان میں میرا سامان ہے جس سے ۳۰۰/- سالانہ آمد کا اندازہ ہے مندرجہ بالا ۸۰۰/- روپے نیز ۳۰۰/- روپے سالانہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اور اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں ۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ علاوہ ازیں میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

العبد :۔ نور محمد بقلم خود
گواہ شد :۔ راجہ منیر احمد رشید احمد منیر شاہد واقف زندگی مربی سلسلہ وصیت ۱۲۳۱۲ ۲۰/۲/۵۹
گواہ شد :۔ بشیر احمد سیکرٹری تعلیم و اصلاح و ارشاد گرمولا ورکاں ۳/۴/۵۹

نمبر ۱۵۳۲۳ میں مسماۃ امۃ الامین زوجہ چوہدری عبدالمجید قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پنجاب ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے :۔

(۱) حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند در جب الادا ہے (۲) چار عدد انگوٹھی طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۰۰/- روپے (۳) جھمکے ایک جوڑی طلائی پونا تولہ ۳/۴ مالیتی ۷۵/- روپے (۴) مشین سلائی سرتاج مالیتی ۱۱۰/- ۔ اس مذکورہ بالا جائداد کل مالیتی مبلغ ۷۸۵/- روپے کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ۔ اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی نیز بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ اگر کوئی نئی جائداد پیدا کروں ۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ کو دیتی رہوں گی ۔

الامۃ :۔ امۃ الامین بقلم خود
گواہ شد :۔ عبدالمجید بقلم خود خاوند موصیہ ولد چوہدری محمد یعقوب صاحب ۔ ای ایم ای برانچ ہیڈ کوارٹرز ۔ ڈویژن کوئٹہ
گواہ شد :۔ عبدالسلام ۶۲۶۶ ولد عبداللہ خاں برادرز پروویژن سٹور طوغی روڈ کوئٹہ ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے
(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر ۱۵۳۳۲ :۔ میں سعیدہ بیگم زوجہ قریشی مبارک احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ برس تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دار الرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ایک تولہ ۔ مالیتی ۱۲۰/- روپے (۲) انگوٹھیاں دو عدد وزنی ۴ ماشہ فی انگوٹھی ۸۰/- (۳) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- ۔ میزان ۷۰۰/- ہیں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ اور میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ :۔ سعیدہ بیگم بقلم خود ۔
گواہ شد :۔ محمد سعید پنشنر صدر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ
گواہ شد :۔ مبارک احمد بقلم خود خاوند موصیہ ولد قریشی افضال احمد صاحب دکاندار گول بازار ربوہ

تصحیح } نظارت المال کا ایک اعلان " ضرورت ہے " مؤرخہ ۷ رمئی کے الفضل میں صفحہ ۶ پر شائع ہوا ہے ۔ اس میں درخواستوں کے پہنچ جانے کی تاریخ غلطی سے ۵/۹/۵۹ شائع ہو گئی ہے حالانکہ ۲۵/۵/۵۹ ہونی چاہئیے تھی احباب تصحیح فرمائیں

(ناظر بیت المال ربوہ)

"ریشمی اور اُونی کپڑا درآمد نہیں کیا جائے گا"

کوئٹہ میں مرکزی وزیر تجارت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کا بیان

کوئٹہ ۱۴ رمئی۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے یہاں کل شام ایک پریس کانفرنس سے خطاب ہوتے کہا کہ پاکستان نے کفایت شعاری کی جو پالیسی اختیار کی ہے۔ اس کے تحت آئندہ دوسرے ملکوں سے ریشمی اور اونی کپڑا درآمد نہیں کیا جائے گا۔

آپ نے کہا عوام کو اچھی طرح سمجھ جانا چاہیئے کہ ان کے اقتصادی مسائل کا حل بڑی حد تک کفایت شعاری اور سادہ زندگی میں مضمر ہے۔ آپ نے کہا کہ ملک میں مصنوعی ریشم کی صنعت کا کوئی مستقبل نہیں لہٰذا اس وقت مصنوعی ریشم کی جو کھڈیاں موجود ہیں۔ انہیں بتدریج سوتی کپڑا بننے والی کھڈیوں میں تبدیل کر دینا چاہیئے تاکہ ملک میں سوت کی پیداوار بڑھے۔ اور پاکستان سوت اور سوتی کپڑا برآمد کر کے زیادہ سے زیادہ زرمبادلہ حاصل کرے۔ جب آپ سے خام مال کی پیداوار کے بارے میں استفسار کیا گیا۔ تو آپ نے جواب دیا کہ حکومت خام پٹ سن۔ روئی اون چمڑے اور کھالوں کی کوالٹی بہتر بنانے کی طرف توجہ دے رہی ہے۔ تاکہ ان اشیاء کو بین الاقوامی معیار پر لایا جا سکے۔ اور عالمی منڈیوں میں دوسرے ملکوں کے خام مال کا اچھی طرح مقابلہ کیا جا سکے۔

چائے

وزیر تجارت نے کہا کہ چائے کی برآمد بڑھانے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ حکومت نے اس سال چائے کی برآمد کے لئے دو کروڑ پونڈ کا کوٹا منظور کیا ہے۔ اتنی چائے ہر حالت میں برآمد کی جائے گی۔ اس کے مقابلے میں پچھلے سال صرف ستر لاکھ پونڈ چائے برآمد کی تھی۔ آپ نے کہا اگر چہ چائے کے باغات پر خرچ ہونے والے زرمبادلہ کو مدنظر رکھا جائے۔ تو ستر لاکھ پونڈ چائے کی برآمد محض بے حیثیت معلوم ہوتی ہے۔

مسٹر بھٹو نے چائے کے تاجروں کو متنبہ کیا کہ وہ نرخ بڑھانے کا خیال ترک کر دیں۔ کیونکہ چائے کا زیادہ تر تعلق عوام سے ہے۔ اور حکومت کسی حالت میں بھی عوام پر زیادہ بوجھ نہیں پڑنے دے گی۔

بھارتی وزیر اعظم سے عالمی بنک کے صدر کی بات چیت شروع ہو گئی

نہری تنازعہ پر بھارت ہٹ دھرمی سے کام نہیں لے گا؟

نئی دہلی ۱۲ رمئی۔ عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک اور نائب صدر مسٹر الیف نے کل بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے ڈیڑھ گھنٹے تک نہری تنازعہ پر بات چیت کی۔ بات چیت کا یہ سلسلہ کل بھی جاری رہے گا۔ عالمی بنک کے نمائندے سولہ مئی کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔

پنڈت نہرو سے عالمی بنک کے عہدیداروں کی بات چیت کے دوران بھارتی وزیر آبپاشی حافظ محمد ابراہیم۔ کامن ویلتھ سیکرٹری مسٹر ایم جی ڈیسائی۔ سیکرٹری اریگیشن مسٹر شوشنکر اور مسٹر گلہاٹی وغیرہ بھی موجود تھے۔ باخبر ذرائع نے ایجنسی فرانس پریس کو بتایا ہے کہ کل کی بات چیت بڑے خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ سردست اس کی کامیابی کے امکانات روشن نظر آتے ہیں اور ہندوستان کوئی سخت رویہ اختیار نہیں کریگا۔

مسٹر بلیک نے نئی دہلی پہنچ کر کہا تھا۔ مجھے توقع ہے کہ نہری تنازعہ پر مفاہمت ہو جائیگی جب آپ سے پوچھا گیا کہ آپ اتنے پُر امید کیوں ہیں تو آپ نے اس کی کوئی وجہ نہ بتائی۔ آپ نے کہا میں رجائیت پسند ہوں۔

عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر الیف نے کہا کہ ہم نہری تنازعہ سلجھانے کے لئے اپنے ساتھ کوئی نئی سکیم نہیں لائے۔ آپ نے کہا کہ پانی کے تبادل انتظامات کے لئے تمام مجوزہ تعمیرات پاکستان میں کی جائیں گی مسٹر الیف نے کہا "ہم کسی ایسی تجویز پر گفتگو نہیں کریں گے۔ بھارت دریائے ستلج سے پانی کی کچھ سپلائی گھٹا کر اسی مقدار میں موجودہ نہروں کے ذریعہ پاکستان کو پانی مہیا کرے۔ کیونکہ پاکستان اس سکیم کے خلاف ہے" جونہی اصولوں پر اتفاق ہو گیا مفاہمت آسان ہو جائے گی"

معاہدہ بغداد کے ماہرین کا اجلاس

انقرہ ۱۴ رمئی معاہدہ بغداد کے ماہرین کا اجلاس کل انقرہ میں شروع ہو رہا ہے۔ جس میں پاکستان ایران اور ترکیہ کو سڑکوں ریلوں اور پلوں وغیرہ سے ملا دینے کے منصوبے پر غور کیا جائے گا۔ اسی طرح ٹیلیفون اور تار کے نرخ کم کر دینے کا سوال بھی زیر غور لایا جائے گا۔

دعائے مغفرت

میرے بڑے بہنوئی سید منظور احمد صاحب آف حیدرآباد دکن وہاں مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۷ رمئی ۱۹۵۹ء کو انتقال فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک صوم وصلوٰۃ کے پابند اور قادیان کے تعلیم یافتہ تھے انہوں نے اپنے دو بڑے بیٹوں سید مقصود احمد صاحب اور سید مسعود احمد صاحب حیدرآبادی کی زندگی وقف کر کے انہیں قادیان اور ربوہ میں تعلیم کے لئے بھجوایا تھا۔ آجکل وہ ضلع محبوب نگر میں صدر محاسب کے عہدے پر کام کر رہے تھے۔ پچھلے دنوں اچانک بیمار ہو جانے کے باعث وہاں سے بغرض علاج حیدرآباد چلے آئے تھے۔ چند یوم کی بیماری کے بعد یہیں انتقال کیا۔ مرحوم نے ایک اہلیہ چھ لڑکے اور چار لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

محمد احمد انور حیدرآبادی
(اکاؤنٹنٹ تعلیم الاسلام کالج — ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب آف لنڈن یونیورسٹی کے چھوٹے بھائی عبدالحمید صاحب بھٹی چند یوم سے بیمار ہیں اور سول ملٹری ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک منور احمد
ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ

جنرل اجلاس حصہ داران سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ

جملہ متعلقہ اصحاب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ سٹار ہوزری ورکس کا کلیم باقاعدہ طور پر منظور ہو چکا ہے۔ چنانچہ منظور شدہ رقم کے حصول اور بعض دیگر ضروری امور کے ضمن میں سٹار ہوزری ورکس کی جنرل میٹنگ بتاریخ ۲۱/۵/۵۹ بوقت نو بجے صبح دفتر ناظم جائیداد میں منعقد کی جانی مطلوب ہے۔ جملہ حصہ داران کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع کی جاتی ہے کہ وہ اس میٹنگ میں بالضرور شامل ہوں ورنہ بعد ازاں انہیں اس بارہ میں کسی اعتراض کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

سیکرٹری سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ ربوہ